امام ذہبی رحمہ اللہ کی وصیت

ترجمہ: الشیخ ابو یاسر عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

(طلباء، علماء اور محدثین کے لئے فائدہ مند)

امام ذہبیؒ کی وصیت

ترجمہ

الشیخ ابو یاسر عبداللہ بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ

(مکتبہ احیاء الشریعہ)

+923186973935

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تالیف... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ... الشیخ ابو یاسر عبداللہ بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ
نظر ثانی... محمد سلطان افضل
کمپوزنگ... یاسر کمپوزنگ سنٹر وزیر آباد

نوٹ

قارئین کرام سے درخواست ہے، کہ کتاب کی پروف ریڈنگ انتہائی احتیاط سے کی گئی ہے۔ اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

ملنے کا پتہ

(مکتبہ احیاء الشریعہ)

+923186973935

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡحَمۡدَ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔

شریعت کا علم حاصل کرنے والے طالب علم کو تمام قسم کے گناہ ترک کرنے چاہئے کیونکہ یہ اللہ کا نور ہے اور نور گندی جگہ پر نہیں آسکتا ہے اس لئے دل بالکل صاف ہونا چاہئے ،لیکن پہلے دور میں ایسے کچھ طالب علم ،محدث اور مولوی ہوئے ہیں اور موجودہ دور میں بھی ہیں جو گھر بار علم قرآن وحدیث وشرعی علوم وغیرہ حاصل کرنے کے لئے چھوڑتے ہیں لیکن طلب علم کیا شیطانی کام کرتے نظر آئے ہیں۔وہ کیسا طالب علم یا محدث ہے؟ جو دین کے نام پر اپنی گندی خواہشات کو پورا کرتا ہے۔طالب علم اور محدث کو کیسے علم حاصل کرنا چاہئے اور کن چیزوں سے بچنا چاہئے اس امام ذہبیؒ کی وصیت کے اندر موجود ہے۔اسی لئے ہر طالب علم اور استاد کو اسے پڑھنا چاہئے۔

اخو کم فی الدین

الشیخ ابو یاسر عبداللہ بن بشیر ﷾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡحَمۡدَ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔

{یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ}

{یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنۡھَا زَوۡجَھَا وَبَثَّ مِنۡھُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا}

{یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۝ یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا}۔

[ال عمران:۱۰۲]

[النساء:۱]

[الاحزاب:۷۰۔۷۱]

اَمَّا بَعۡدُ! فَاِنَّ خَیۡرَ الۡحَدِیۡثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیۡرَ الۡھَدۡیِ ھَدۡیُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الۡاُمُوۡرِ مُحۡدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحۡدَثَۃٍ بِدۡعَۃٌ وَکُلَّ بِدۡعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔

’’بلاشبہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔اس سے

مدد مانگتے ہیں ،اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں ،ہم اپنی جانوں کے شر اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ راستہ دکھائے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی راستہ دکھانے والا نہیں ہے ۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالی ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت ہرگز نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور پھر اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں زمین پر پھیلایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں کو توڑنے سے بچو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو۔ وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

حمد وصلوۃ کے بعد یقینا تمام باتوں سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں (جو اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

امابعد: یقینا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں ہمیں بہت سی وصیتیں کی ہیں۔ جس طرح اللہ تعالی کا قول ہے:

{وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوْا اللّٰهَ...}

''اور البتہ تحقیق ہم نے اہل کتاب جو تم سے پہلے تھے اور تم کو وصیت کی ہے کہ تم اللہ سے ڈرو.....''۔

[النساء ۴/۱۳۱]

اور اللہ تعالی نے فرمایا:

{وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى أَنْ أَقِيْمُوا الدِّيْنَ...}

''اور جس کے ساتھ ہم نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو وصیت کی کہ تم دین کو قائم کرو.....''۔

[الشوری ۴۲/۱۳]

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو اور اپنے بعد اپنی امت کو بہت سی وصیتیں کی ہیں۔

جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابو سعیدؓ کو وصیت کرنا:

((أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللهِ تَعَالٰى، فَإِنَّهٗ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ...))

''میں تجھے اللہ تعالی کے تقوی کی وصیت کرتا ہوں بے شک وہ ہر چیز کا سر ہے۔''

جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

((أُوْصِيْكَ بِالْأَنْصَارِ؛ فَإِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ))

''میں تمہیں انصار کے متعلق وصیت کرتا ہوں بے شک وہ میرے خاص لوگ اور میرے راز دان ہیں۔''

سلف صالحین (صحابہ، تابعین اور تابع تابعین) کے اقوال عمدہ وصیتوں اور سچی نصیحتوں سے مالا مال ہیں جس طرح عمر بن خطابؓ، عثمانؓ، معاذؓ ..... وغیرہ کی وصیتیں ہیں۔ ان کو حافظ ابوسلیمان محمد بن عبداللہ بن احمد ابن زبر الربعی **المتوفی سنة(۳۷۹ ھ)** نے اپنی کتاب

((وصایاالعلماء عندحضور الموت)) میں جمع کیا ہے۔

[اسے احمد نے ابوسعید سے روایت کیا ہے **۳/۸۲** اور یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھئیے البانی کی الصحیحۃ (۵۵۵)

بخاری ۷ /۱۲۱ عن انس

یہ کتاب مکتبہ دارابن کثیر **(طبع ۱۴۰۶ھ)** نے عبدالقادر الارناؤوط اور صلاح محمد الخیمی کی تحقیق کے ساتھ شائع کردی ہے۔

اور علماء بھی اس طریقے پر چلے ہیں اور انہوں نے بھی بہت سے وصیتیں لکھی ہیں جس طرح ابو القاسم ابن مندہ **(المتوفی۔ ۴۷۰ھ)**، ابن قدامہ **(المتوفی۔ ۶۲۰ھ)**، ابن جوزی **(المتوفی۔ ۵۹۷ھ)**، ابن تیمیہ **(المتوفی ۔ ۷۲۸ھ)** وغیرہم کی وصیتیں ہیں۔

اور حافظ ذہبی کی ابن رافع سلامی کو وصیت بھی اسی صاف جاری اور میٹھے چشمہ میں سے ایک ہے میں نے ایک چھوٹے سے رسالہ میں اپنے بھائی کے لئے اس کو پیش کرنا پسند کیا تا کہ اس سے فائدہ اٹھائے اور اس میں دیکھے کہ دنیا میں اور آخرت میں اسے کیا چیز فائدہ دیتی ہے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

یہ شیخ، امام، عالم، حافظ، کامل، ابوعبداللہ محمد بن عثمان الذہبی کی وصیت محمد بن ابی الفضل رافع بن ابی محمد بن محمد السلامی کے لئے ہے۔

اے رافع کے بیٹے! میں تجھے چند باتیں کہتا ہوں، اللہ کی قسم میں تجھے بھی اپنی طرح تھوڑے مال والا، پیشہ کا کم علم رکھنے والا خیال کرتا ہوں۔ ا طاعت پر پوری توجہ دینا اور پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنا۔

کیا ایسے نوجوان سے زیادہ کوئی برا ہے؟ جو حدیث کی خدمت کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ ہاں؛ علم حاصل کرنے میں مبالغہ کرتا ہے اور ہر سچے اور جھوٹے سے حدیث لکھتا ہے پھر

وہ نماز نہیں پڑھتا! اللہ تعالی اس قسم میں برکت نہ ڈالے! بے شک حدیث کے ساتھ ان کا وقت ضائع کرنا ایسے ہی ہے جیسے کشتی لڑنے والا، دوڑ لگانے والا اور کبوتروں کے ساتھ کھیلنے والے وقت ضائع کرتے ہیں، بلکہ یہ لوگ تو جہالت کی وجہ سے معذور ہیں۔

محمد بن رافع بن ہجرس، محدث، عالم، حافظ، مفید، رحال، متقن، ناصر الدین الصمدی المصری ۷۰۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۷۴ھ میں فوت ہوئے امام ذہبی نے **(المعجم المختص ص۲۲۹۔ ۲۳۰)** میں فرمایا ہے دیکھیئے سلامی کی کتاب **(الوفیات)** تحقیق صالح بن مہدی

امام ذہبی کی یہ بات ان کی عاجزی پر دلالت کرتی ہے۔

ایسا بھٹکا ہوا آدمی ہزاروں ایسی حدیثیں سنتا ہے جس میں ڈراوا، ڈانٹ ڈپٹ اور شدید عذاب کا بیان ہوتا ہے، اور یہ اس سے باز نہیں آتا، بلکہ میرے خیال میں نہ وہ کچھ سنتا ہے اور نہ حدیث کو سمجھتا ہے؛ کیونکہ اگر یہ خود پڑھ رہا ہو، تو بڑی مشقت کے ساتھ اسماء اور متون کے جوڑ کرے گا اور جس کی طرف (استاد) اشارہ کرے گا اسے بدلے گا، اور اس کی آنکھ ایک مرتبہ شیخ کے تنبیہ کرنے کی طرف ہوگی اور ایک مرتبہ پاس بیٹھے ہوئے قریب البلوغ لڑکے کی طرف ہوگی، اور ایک مرتبہ اعراب کو سیدھا کرنے کی طرف ہوگی تا کہ حاضرین کے درمیان اس کی رسوائی نہ ہو۔ اور اگر دوسرا کوئی حدیث پڑھ رہا ہو تو یہ آرام کر رہا ہوگا۔ میں تجھے ضمانت کے ساتھ کہتا ہوں وہ **حَدَّثَنَا، قَالَ حَدَّثَنَا اور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** جس کا ذکر بار بار آتا ہے کے علاوہ کچھ نہیں سنتا۔

پھر تو اسے دیکھے گا یا تو وہ دورانِ سماع اسماء لکھے گا سو وہ خود بھی غلطی کرے گا اور نام بھی غلط کر ڈالے گا (یا وقت ضائع کرے گا) یا کسی جزء میں نقل کرے گا، یا طباق (رجسٹر) لکھے گا، یا کسی چیز کا مطالعہ کرے گا یہ اس کے اچھے اوقات ہوں گے اور اس میں کچھ بھی اچھائی نہیں ہوگی، یا تو اکثر اسے دیکھے گا کہ کسی جگہ یہ بیٹھا اپنے ساتھی سے باتیں کر رہا ہوگا یا خوبصورت بچوں کے ساتھ

دل لگی کر رہا ہوگا، یہ کب سنے اور سمجھے گا یا دیکھے گا یا حدیث اسے کچھ فائدہ دے گی؟

اور جو وکیع کا قول:

(إِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ يَصُدُّ كُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ؟)

''بے شک یہ حدیث تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہے کیا تم باز آنے والے ہو''۔

وکیع بن جراح، امام، حافظ، عراق کے محدث، ابوسفیان الروّاسی، یہ بڑے علماء سے ہیں، انہوں نے۔۔۔

یہ انہوں نے نوافل کے بارے میں فرمایا ہے۔ یعنی نوافل کی وجہ سے تمہاری اس کے ساتھ مشغولیت کم ہوجاتی ہے تم اس سے باز آجاؤ۔

اور جو ان کو پانچ فرض نمازوں سے روکنا ہے، تو اللہ کی پناہ! تو ایسا ان کی سیرت میں کبھی بھی نہیں ہے الا کہ جہاد کے دنوں میں یا جہاد سے کچھ مدت پہلے ایسا ہوسکتا ہے۔ کوئی محدث نماز ترک نہیں کرتا ہے مگر وہ برائیوں والا اور کم نیکیوں والا ہوتا ہے جھوٹ اور گمراہی کی جگہ پکڑنے والا ہوتا ہے۔

۔۔۔۔۔الزہد پر بھی ایک کتاب لکھی ہے ۱۹۷ھ میں فوت ہوئے۔

میں نے یہ وکیع کا قول نہیں بلکہ شعبہ کا قول پایا ہے، خطیب نے [**شرف أصحاب الحديث ص ۱۱۴**] میں اپنی سند سے ابو الولید سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے: **(ان هذا الحديث يصد كم عن ذكر الله وعن الصلاة فهل انتم منتهون؟)**۔

ابوخلیفہ نے کہا: ((شعبہ یہ مراد لیتے تھے کہ حدیث پڑھنے والے اس پر عمل نہیں کرتے اور بہت زیادہ اس کے ساتھ مشغولیت رکھتے ہیں یا اس طرح کا اور کوئی کام۔ حالانکہ حدیث اللہ کے ذکر سے نہیں روکتی بلکہ وہ تو اللہ کے حکم کی طرف راہنمائی کرتی ہے))

خطیب نے کہا: ((کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کہے: کہ شعبہ حدیث کے علم سے روکتے تھے، اور یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ

تو اس حدیث میں اس مرتبے تک پہنچے کہ ان کو امیر المؤمنین فی الحدیث کہا گیا یہ سارا کچھ ان کا حدیث کا علم حاصل کرنے ،اس کے ساتھ مصروف رہنے کی وجہ سے ہے۔وہ اپنی ساری عمر حدیث کا علم حاصل کرتے رہے یہاں تک ان احادیث کو جمع کرنے کی حرص کے نتیجہ میں فوت ہوئے ۔اس کے علاوہ ان کی کوئی مشغولیت نہیں تھی وہ تو اپنے سے چھوٹے سے لکھتے تھے جو عمر اور سند میں کم درجہ والا ہوتا ،اور سنی ہوئی احادیث کا اصحاب الحدیث سے زیادہ اہتمام کرتے تھے اور حفظ کرنے کی پختگی میں ان سے اچھے تھے))۔خطیب نے یہ اپنی کتاب **((شرف اصحاب الحدیث ص ۱۱۲))** میں ذکر کیا ہے۔

اگر اس کا نفس لواطت یا لواطت کی قیادت کے ساتھ مکمل ہو جائے تو اس کا فائدہ مکمل ہو جائے گا اور اگر وہ علوم سے ایک حصہ پر عمل کر لے،تو ذلالت و جہالت میں زیادہ ہو جائے گا،اور اپنے دین کو اپنے شیطان کے لئے صرف کرے گا ،اور نیکی سے ہٹ جائے گا؛ کیا اس جیسی قسم میں کوئی خیر ہے؟!اللہ تعالی ان جیسوں کو زیادہ نہ کرے!(ان جیسوں) میں سے کسی ایک کا حصہ (حدیث میں)اتنا ہی ہے کہ وہ (حدیث کو) اس لئے سنے تا کہ وہ روایت کر سکے فقط۔

وہ ضرور اپنے غلط مقصد کی وجہ سے سزا پائے گا اور اللہ تعالی کئی مرتبہ اس پر پردہ ڈالنے کے بعد اسے ضرور رسوا کرے گا اور محدثین کے درمیان عبرت بنائے گا اور زبانوں پر اس کا غلط تذکرہ جاری رہے گا پھر اللہ تعالی اس کے دل پر مہر لگا دے گا،اور کبھی اس سے توحید چھین لی جائے گی اور اس شخص کے بارے میں شیطان لالچ کرے گا۔سو اس کے دل میں خرابی داخل ہو جائے گی اور شیطان اسلام اور نبوات کے بارے میں اس وقت تک شک ڈالتا رہے گا یہاں تک کہ وہ دنیا اور آخرت میں خسارہ پالے۔ہم اللہ تعالی سے عافیت اور (عیبوں پر) پردے کا سوال کرتے ہیں!

اللہ کی قسم پھر اللہ کی قسم؛اے بھائی !اپنے کمزور نفس کے بارے میں اللہ سے ڈر،اور ان لوگوں سے نہ ہو جا جن کو حدیث کا علم حاصل کرنا جہنم میں داخل کر دے گا،اور رافع نے تقوی ،خیر اور نبوی آداب کے پکڑنے کے ساتھ ہی درجہ پایا ہے۔

اگر تو نے میری نصیحت قبول کر لی تو خیر اور عزت میں تجھ سے کوئی اچھا نہیں ہو گا اور اگر تو نے اللہ سبحانہ وتعالی کی وصیت کی طرح منہ پھیرا،تو ساری عمر تیرے لئے ہلاکت ہو؛

بے شک اللہ تعالی فرماتا ہیں:

وہ سب سے زیادہ سچا ہے، وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے جس نے حکم دیا، وہ سب سے زیادہ علم والا ہے جس نے وحی کی، وہ سب سے زیادہ بزرگی والا ہے جس نے ہدایت دی، اور سب سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے اور وہ ہماری جانوں سے زیادہ ہم پر مہربان ہے۔

{وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ...}

''اور البتہ تحقیق ہم نے اہل کتاب جو تم سے پہلے تھے اور تم کو وصیت کی ہے کہ تم اللہ سے ڈرو.....''۔

[النساء:۱۳۱]

اللہ کی قسم مجھے بتا: کیا سنت کے طلبہ میں سے کوئی طالب علم ایسا ہے جو نمازوں میں سستی کرتا ہو یا ان گندی چیزوں کے ساتھ مصروف رہتا ہو؟! اللہ کی قسم نہیں، اور نہ وہ ان لوگوں میں ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

اور ان تمام سے زیادہ منحوس وہ محدث ہے جو اپنی باتوں میں جھوٹ بولتا ہے اور بکواسات (فضولیات) گھڑتا ہے اگر اس کی نگہبان ہمت نقل کرنے میں اور طباق میں جھوٹ تراشنے کی طرف ترقی کرے تو وہ راحت پاتا ہے۔ اور اگر اجزاء یا وقف شدہ املاک کو چوری کرنے میں ساتھ مصروف ہو تو یہ محدث کی صورت میں چور ہے۔ اگر حصولِ علم کو اپنے لئے خوراک اور دکان کا ذریعہ بنائے تو اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، **ولاحول ولاقوۃ الا باللہ!** اپنا اعمال نامہ پڑھ تیرا نفس تیرا حساب لینے کیلئے کافی ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نے جھوٹے طلباء کی برائیاں بیان کرنے میں وقت کو ضائع کیا ہے اللہ تعالی اپنی طاقت کے ساتھ ان کو ختم کردے۔ تو اپنی آنکھیں کھول، اپنے ذہن کو حاضر کر، اپنے کانوں کو میری طرف متوجہ کر، اگر تو نے فائدہ لیا اور اللہ

کے ساتھ عہد کیا تو میں تجھ میں بھلائی کو معلوم کرلوں گا، اگر تو اطاعت سے بھاگا اور میری طرح سستی اور منہ پھیرنے پر سوار ہوا؛ تو مجھ اور تجھ پر ہائے حسرت! ایک اور راستہ ہے جو کہ باقی رہ گیا ہے جسے میں تجھ سے چھپاتا نہیں ہوں، وہ کثرت سے دعاء کرنا ،دن اور رات کی گھڑیوں میں اللہ سے مدد مانگنا، اپنے مولی سے

ماثور وغیر ماثور دعاؤں کے ساتھ اللہ سے دعا کرتا رہ۔ اور پانچ نمازوں کے بعد بھی اللہ سے دعا کر، کہ اللہ تعالی تیری اصلاح کرے اور تجھے توفیق دے۔

پانچوں فرض نمازوں کے بعد آیت الکرسی کو ضرور لازم پکڑ، استغفار و اذکار زیادہ کر، اور ہر چیز میں حد سے زیادہ سچائی کو پکڑ، اور تو تکبر نہ کر، اور نہ ان لوگوں میں ہو جا جو لوگ اپنے علم کی وجہ سے تکبر کرتے ہیں، وگرنہ تو جاہل اور پاگل ہوگا۔

اللہ کی توفیق کے ساتھ مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ عاجزی و مسکینی قائم رکھ، مگر فاسقوں کے لئے نہیں۔ اللہ کے لئے محبت کر اور اللہ کے لئے بغض رکھ۔ اللہ پر بھروسہ رکھ، اپنی ضروریات کو اللہ سے مانگ اور اللہ کے ساتھ ہی مستغنی ہو، **لاحول ولا قوۃ الاباللہ** کا ذکر زیادہ کر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بہت زیادہ کر۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد ﷺ وعلی الہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا والحمد للہ رب العالمین۔